شیخ حبیب الرحمان بٹالوی

سفر نامہ حجاز (چوتھی قسط)

زیارات کے لئے جنت البقیع کے قریب مین بازار سے ویگنیں چلتی ہیں۔ عام طور پر فجر کی نماز کے بعد ڈرائیور حضرات آواز لگا رہے ہوتے ہیں۔ ''زیارہ۔ زیارہ'' ہم بھی ایک ویگن میں جا بیٹھے۔ سب سے پہلا مقام میدان احد آیا۔ ایک بہت بڑی چار دیواری میں کہیں کہیں جنگلے لگے ہوئے تھے۔ جن میں سے اندر ایک قبر نظر آئی۔ ڈرائیور نے بتایا کہ یہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر ہے۔ غزوہ احد کے وہ سارے واقعات سامنے آتے چلے گئے۔ جو کتابوں میں پڑھے تھے۔ جنگ کے آخر میں جب شہیدوں کی لاشیں جمع کی گئیں۔ تو ان میں حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش نظر نہ آئی کہ انہیں مثلہ ہونے کی وجہ سے کوئی پہچان نہ سکا تھا۔ آنکھ کان ناک ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے تھے۔ پیٹ چاک کر کے کلیجہ نکال لیا گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے چچا کی لاش کو تلاش کرنے کا فریضہ تفویض کیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلاش کرتے کرتے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثلہ لاش پر جا پہنچے۔ آپؓ پر رقت طاری ہو گئی۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے۔ اور بھرائی ہوئی آواز میں صرف اتنا کہہ سکے۔ کہ میرے ساتھ تشریف لائیں۔ چچا کے لاش کے ٹکڑے ٹکڑے دیکھ کر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے رنج و غم کی حالت میں صرف اتنا کہا تھا کہ آئندہ جنگ میں میں بھی کفار کے سرداروں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کروں گا۔ جیسا میرے چچا کے ساتھ کیا گیا ہے ''وحی آئی'' یہ بات آپ کے لائق نہیں ہے۔ '' اس پر آپ ﷺ نے کہا'' تو پھر میں اپنے اس پیارے چچا کے لئے جس نے تیرے راستے میں اپنی یہ حالت کرائی ہے۔ کوئی انعام مانگ سکتا ہوں؟ ''جواب آیا'' مانگ سکتے ہو۔ ''اس پر آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''سید الشہداء حمزہ''

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک کے پیچھے وہ پہاڑ آج بھی غزوہ احد کی گواہی دے رہے تھے۔ بلند و بالا گھاٹیاں اپنی زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہی تھیں کہ ہم نے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے لے کر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہونے تک ہر منظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اللہ اللہ آج وہ میدان نظروں کے سامنے تھا جس میں دین اسلام کا دوسرا معرکہ وجود میں آیا تھا۔ وہاں سے ہم مسجد قباء آئے جہاں آپ ﷺ نے اپنے ساتھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کے دوران مدینہ سے پہلے قیام فرمایا تھا۔ مسجد قبلتین (دو قبلوں والی مسجد) بھی دیکھی اور پھر ہم اس مقام پر پہنچے جہاں غزوہ خندق واقع ہوا تھا۔ پانچ جگہوں پر چھوٹی چھوٹی پانچ مسجدیں بنائی گئی ہیں۔ کوئی تھوڑی بلندی پر ہیں اور کوئی نیچے میدان میں۔ دوسرے زائرین کے ساتھ ہر مسجد میں دو دو نفل ادا کئے۔ میدان احد۔ مسجد قباء۔ مسجد قبلتین۔ مقام غزوہ خندق تقریباً ہر زیارت گاہ پر چھوٹے چھوٹے بچے۔

غریب بدو۔ کھجوریں۔ چھوٹی الائچی وغیرہ فروخت کرتے نظر آتے ہیں۔ کئی جگہوں پر کھلونوں کی دکانیں بھی تھیں۔ اکثر مقامات پر کھانے پینے کے سامان سے لدے ہوئے گشتی سٹال بھی تھے۔

مسجد نبوی ﷺ سے ملحق بائیں طرف ایک بہت بڑا بازار ہے جس میں دنیا جہان کی ہمہ قسم اشیاء خریدنے کو ملتی ہیں۔ مختلف دکانوں پر لکھا ہوا تھا۔ "کل شئی ۲ ریال" "کل شئی ۵ ریال" سونے۔ کے زیورات سے لدی ہوئی دکانیں کہ جن میں منوں کے حساب سے نہیں تو سیروں کے حساب سے سونا ضرور ہو گا مگر مجال ہے کہ کبھی کوئی چوری ڈاکہ کی واردات ہوئی ہو۔ ہر طرف امن ہی امن ہے۔ یہ سب کچھ اسلامی سزاؤں کے نفاذ کی برکت ہے۔ امریکہ اور برطانیہ کی یاترا سے واپس آنے والے مذہب بیزار لوگ وہاں کے قصیدے پڑھتے ہوئے نہیں تھکتے اور مکہ مدینہ کا نام لیتے ہوئے ان کی زبانوں میں بل پڑ جاتا ہے۔۔ جہاں سکون ہی سکون ہے۔ شر اور فساد نام کو نہیں۔ ذہنی طور پر بھی کہیں شور شرابا نظر نہیں آتا۔ یہاں تک کہ قرآن مجید کی آڈیو کیسٹوں کی دکانوں پر بھی تلاوت کی آواز۔ دکان کے اندر داخل ہوں تو سنائی دیتی ہے۔ سڑکیں صاف ستھری ہیں۔ ٹریفک کے حوالے سے ایک بات قابل ذکر ہے کہ پیدل چلنے والے نے سڑک کراس کرنے کے لئے سڑک پر پاؤں رکھا اور سو کلومیٹر کی رفتار سے چلتی ہوئی گاڑی فوراً بلکی ہو گئی۔ کھانے پینے کی اشیاء یہاں تک کہ سویٹس۔ٹافی۔ بیکری کے پیک سامان پر بھی اس کی ایکسپائری کی تاریخ درج ہے۔ آپ نے مشروب پی کو بوتل سڑک یا فٹ پاتھ پر پھینک دی۔ اسی وقت ڈیوٹی پر کھڑا پیلی وردی میں ملبوس خاکروب آئے گا۔ اور بوتل اٹھا کر ڈرم میں ڈال دے گا۔ خانہ کعبہ اور مسجد نبوی ﷺ میں بیرونی حد کے جنگلوں کے ساتھ مختلف ملکوں سے آنے والے زائرین کے بیسیوں قیمتی اٹیچی کیس۔ بریف کیس اور بیگ لٹکے رہتے ہیں۔ کوئی سپاہی یا کوئی چوکیدار وہاں کھڑا نظر نہیں آتا۔ اور کسی دوسرے کو جرات نہیں کہ انہیں ہاتھ لگا سکے۔ پتہ ہے کہ یہاں ہاتھ کاٹ کر ہمیشہ کے لئے ایک عبرت کا نشان بنا دیا جائے گا۔

بقیہ از ص ۳۶

سلسلہ بہت دور تک چلا جائے۔ کیونکہ مرزا صاحب اپنے آپ کو بڑے شدومد سے فارسی النسل ثابت کرتے ہیں اور یہی لوگ اولین سابقین سے ہیں۔ جنہوں نے لڑکوں سے تعیش ظاہر کیا اور عشقیہ اشعار کو لڑکوں پر چسپاں کیا۔ تاریخ دانوں پر پوشیدہ نہیں۔ چنانچہ ایک متنبی گزرا ہے۔ جسکا نام ابن ابی زکریا الطامی تھا۔ اس نے اپنی خود ساختہ شریعت میں لونڈے بازی جائز کر رکھی تھی۔ تفصیل کیلئے دیکھو۔ الآثار الباقیہ ابی ریحان البیرونی صفحہ ۲۱۳۔ ایک اور شئی بھی باقی ہے کہ عورت کی داڑھی ہو؟ چنانچہ مرزا صاحب کے ایک خاص مرید لکھتے ہیں کہ "لندن میں ایک عورت کی دس فٹ لمبی داڑھی دیکھی گئی۔ لیکن یاد رہے میری غرض اس بیان سے توبہ نہیں بلکہ استفسار و اظہار حق ہے۔ فی ذاتہ میں اس معاملے میں متردد ہوں اور ناظرین سے دریافت کرتا ہوں کہ اگر کوئی صاحب صحیح نتیجے پر پہنچا ہو۔ تو مجھے اطلاع دیکر عند اللہ ماجور ہو واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ خاکسار عنایت اللہ (خوشہ چین دار العلوم اچھرہ ۱۸/ اکتوبر ۱۹۳۳ء)